عفت سحر طاہر

گلوں میں رنگ بھرے





عفت سحر طاہر

گلوں میں رنگ بھرے

مسالے بھون بھون کے اور چاولوں کو دم دے دے کر میرا دم نکلنے کو ہو گیا مگر ازمیرٹ کی دُم سیدھی نہ ہوئی۔

آہم' میرا مطلب ہے کہ وہ اکڑو بٹ ٹیڑھے کا ٹیڑھا ہی رہا' تو میرے سر پہ چڑھا رومانس کا بھوت بدمزہ ہو کر کسی اور بے وقوف کی تلاش میں نکل گیا۔ (یہ خالصتاً "فائقہ کے الفاظ ہیں۔)

اوپر سے دادی حضور میری کچن میں یوں نگرانی کرتیں کہ کیا ہی کسی امتحان میں کبھی ایگزامنر نے کی ہو گی۔

ابھی بھی جب میں نے ڈونگے کو سالن سے لبالب بھرنا چاہا۔ (حسب عادت و توفیق) تو انہوں نے فوراً" ہی مجھے ٹوک دیا۔

"لوتھا کی لوتھا ہو گئیں پر عقل نہ آئی تمہیں' کچھ ہانڈی میں برکت کے لیے بھی رہنے دو۔"

وہ کہہ کے کچن سے نکل گئیں اور میں متحیر۔

برکت کو بھلا کب ملازم رکھا ہم نے..... یا یہ صاحب! کوئی خاص شخصیت ہیں' ابو یا چچا جان کے دوست نہ ہوں نام سے تو بزرگ ہی لگتے ہیں۔

ان ہی سوچوں میں الجھتے ہوئے میں نے سالن کا ڈونگا کھانے کی میز پر پہنچایا تو امی نے اتنی دیر لگانے پر حسب توفیق ڈانٹا۔

"اللہ..... "میں زچ ہو کے اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔

جب سے میری منگنی ہوئی تھی امی میری ہر غلطی پر مجھے خاص طور پر تائی اماں کے سامنے ڈانٹتی تھیں یا پھر ازمیرٹ کے سامنے۔

اب بندہ پوچھے یہ ثواب دارین حاصل کرنے کا کو
سا طریقہ ہے؟؟ میں جلتی کڑھتی بریانی کی ٹرے لے
پاس پہنچنے کا انتظار کر رہی تھی' جو دادی حضور کے حک
کے موجب بروں سے ہوتی' اب لڑکوں کے ہاتھ م
تھی۔

دل تو چاہ رہا تھا عین کھانے کی میز کے وسط م
کھڑے ہو کر لڑکیوں کے حقوق پر لمبی سی تقریر کرلو
مگر اسی وقت بریانی کی ڈش میرے سامنے آ گئی۔

اشتہا انگیز خوشبو والی یہ بریانی تائی اماں نے اپ
لاڈلے کی فرمائش پہ بنائی تھی۔

میں نے ڈش میں چمچہ چلانا شروع کیا' چاول اوپ
نیچے..... دائیں' بائیں۔

"تمیز سے چاول ڈالو رومیا! کیوں ٹھنڈے کر رہی
ہو۔" امی کی نظر تو یوں بھی مجھ ہی پہ ہوتی تھی' خاص
طور پر جب ازمیرٹ میرے سامنے بیٹھا ہو۔

"کیا ڈھونڈ رہی ہو.....؟" وہ ساری بھی ڈش کے
انتظار میں سوکھ رہی تھیں۔

"ایسے تو نیب والے نادہندگان کو ڈھونڈتے ہیں۔
معاذ میرا پکا دشمن تھا۔

"یا پھر آج کل امریکہ اسامہ بن لادن کو۔" ابرا
کون سا کم تھا' اور مجھے رونا آ رہا تھا' جی ہاں' بوٹیا
تلاش کر کر کے۔

مجال تھی جو لڑکوں نے بوٹی کو بچ کے ہم لڑکیو
تک پہنچنے دیا ہو' بریانی نہ ہوئی گویا رشوت کی ر
ہو گئی۔ "اوپر" سے "نیچے" آتے روپے سے چلا
بلکہ.....

میں نے سلگ کر بریانی بلکہ ”برے کی نانی“ کی ڈش باقیوں کی جانب کھسکائی تو تھوڑی دیر کے بعد ان کے تھوبڑے بھی میری ہی طرح ہو گئے‘ سالن کے ڈونگے کو بھی خالی ہونے میں وقت نہ لگا۔

”سالن اور ڈال لاؤ۔“ ابھی میں نے سالن ڈالنے کے لیے ڈونگا اٹھایا ہی تھا کہ ازمیرٹ نے حکم دیا۔

”اور نہیں ہے۔“ میں نے صاف جواب دیا تو امی نے مجھے خاصا گھور کے دیکھا۔

”اتنا زیادہ سالن بنا تھا‘ کہاں گیا سب۔۔۔؟“

”جو تھا‘ وہ میں لے آئی‘ باقی تو برکت صاحب کا حصہ پڑا ہے بس۔“ میں قدرے چڑ کر بولی تو سب ہی حیران ہونے لگے۔

”کون۔۔۔ کس کے لیے؟“

”ہیں۔۔۔ یہ موا برکت کون ہے؟“ دادو نے کڑی نظروں سے مجھے دیکھا۔

مجھے دل میں ہنسی آئی‘ یہ دادو کی بھولنے کی عادت۔۔۔

”اب میں اتنی بھی بے وقوف نہیں ہوں دادو! کہ سارا ہی سالن ڈال لاتی‘ آپ نے خود ہی تو کہا تھا کہ برکت صاحب کے لیے بھی کچھ رہنے دوں تو وہ میں الگ سے ڈونگے میں نکال کے رکھ آئی ہوں۔“

میں نے تفاخر سے کہتے ہوئے شاباشی لینے والی نظروں سے دادو کو دیکھا۔

”اوئی ہاں۔۔۔“ دادو کی آنکھیں مجھے معمول سے زیادہ پھیلی لگیں۔ (شاید وہ میری ذہانت سے کافی متاثر ہوئی تھیں۔)

”یہ برکت کون ہے اماں جان۔۔۔؟“ چچا جان بالآخر متوجہ ہو ہی گئے تھے۔

”توج۔۔۔ میں نے تو خیر و برکت کے لیے کچھ سالن ہانڈی میں رکھنے کو کہا تھا اور یہ ”چچا برکت“ کے لیے رکھ آئی۔“

دادو ماتھے پہ ہاتھ مار کے بولیں تو مت پوچھیں۔۔۔ لڑکوں کے بلند و بانگ قہقہے‘ بڑوں کی ہنسی‘ اور میرا

گروپ۔۔۔ اس وقت تو میر جعفر کو بھی مات دے ر
تھا۔

کمرے میں آکر بھی وہ سب دیر تک میرا مذاق اڑا
رہیں‘ جبکہ مجھے دکھ اس بات کا تھا کہ ازمیرٹ نے بھ
ایک قہقہہ لگایا تھا۔

”ہاں تو محترمہ یہ کون سے چچا برکت ہیں‘ جن کے
لیے قورمے کا ڈونگا تیار کرکے رکھ کے آئی ہیں
جناب؟“ یہ فائقہ تھی‘ ذلیل‘ کمینی۔

میرے صبر کے تمام جگ گلاس لبریز ہو کے چھلک
گئے۔

”اللہ دیکھ رہا ہے خبیثو‘ منافقو‘ منہ میں رام رام
بغل میں چھری۔ ویسے تو میرے آگے پیچھے پھرتی رہتی
ہو اور ایسے موقعوں پر ڈنٹونک کا اشتہار سب سے پہلے
تم ہی پیش کرتی ہو اور تم لوگوں کے رشتے ابھی تک
کیوں نہیں ہو رہے؟ یہی منافقت آڑے آرہی ہے
گھر بیٹھی بڈھیاں ہو رہی ہو اور تم۔۔۔“

ایک ہی سانس میں ان پر اچھی خاصی لعنتیں بھیج
کر گہری سانس کھینچتے ہوئے میں نے اپنے بستر پر
لوٹنیاں لگا کر ہنستی فائقہ کو کھا جانے والی نظروں سے
دیکھا اور منہ پہ ہاتھ پھیرا۔

”تمہیں تو میں ایسا ”شراپ“ دوں گی کہ سدا یاد کرو
گی انگلش میڈم! ایسے اردو دان سے پالا پڑے گا کہ ہر
وقت ”لغت“ میں سر دے کے اور منہ تھیٹر کے بیٹھی
رہو گی۔“ فائقہ تڑپ کے اٹھ بیٹھی۔

”فٹے منہ تمہارا رومیا گل! ایک ہی تو خواب ہے
میرا خوب سارا پڑھا لکھا بلکہ انگلش بابو۔“

”دیکھنا تو سہی تم‘ بڑے دکھی دل سے بددعا دی ہے
میں نے‘ میری اردو کا مذاق اڑانے والیو!“

میں نے کسی ”پیرنی“ کا سا انداز اپنایا تو باقی سب
ادھر ادھر کھسک گئیں۔

☼ ☼ ☼

پچھلے آدھے گھنٹے سے میں دادو کا مفصل لیکچر

رہی تھی‘ وہ بھی سر جھکائے خاموشی سے۔

وجہ۔۔۔؟ جی ہاں‘ وہی امور خانہ داری۔

”میں نے تو سوچا تھا کہ میو سے رشتہ ہو جائے گا تو کچھ سدھر جاؤ گی۔ ہک ہاہ‘ میرا لائق فائق‘ ہونہار پوتا۔“

”ہنہ‘ ہونہار یا خونخوار۔۔۔“ میں دل ہی دل میں کڑھی۔

”میو نے کون سا امور خانہ داری میں ایم اے کیا ہے دادو! جو میں اس سے منگنی کے بعد ہر فن مولا بن جاتی۔“ میرے دل کی جلن بالآخر زبان پر آہی گئی تھی۔

نتیجتاً ”میرے بالوں میں ناریل کے تیل کا مساج کرتی دادو نے مجھے دو ہتڑ رسید کیے۔

”شرم کر‘ یہ کیا تو تڑاخ لگا رکھی ہے‘ کوئی ادب لحاظ نہیں رہ گیا‘ پانچ چھ سال بڑا ہے تم سے۔“

لو جی‘ اب وہ مجھ سے بڑا ہے تو یہ تائی اماں کا قصور ہوا یا میرا؟ مگر یہاں تو عقل کی بات کرنا اور جوتے کھانا‘ دونوں برابر تھے۔

دادو کا موڈ بگڑ چکا تھا‘ سو میں نے بال سمیٹتے ہوئے وہاں سے فرار ہونے ہی کو بہتر سمجھا۔

مگر اس سے پہلے میں دادو جان سے اس کام کی اجازت لے چکی تھی‘ جس کے لیے مجھے اپنے گھونسلے (اہم) میرا مطلب ہے کہ اپنی خوب صورت زلفوں میں منوں تیل ڈلوانا پڑا تھا۔

☼ ☼ ☼

”اللہ کا شکر ہے کہ دادو کو ہم معصوم پوتیوں کا بھی کچھ خیال آیا‘ ورنہ انہیں تو پوتوں کے علاوہ اور کچھ نظر نہیں آتا۔“ یہ فائقہ تھی۔

آرٹ گیلری میں ”نیو ٹیلنٹ“ کی پینٹنگز کی نمائش جاری تھی‘ اسی کے لیے میں نے دادو کی منت ترلے کرکے ان خبیثوں کے لیے اجازت لی تھی‘ ورنہ مجھے تو اس سب سے رتی بھر بھی دلچسپی نہ تھی۔

اب دیکھیے‘ یہاں بھی سب اونٹوں کی طرح گردن اٹھا اٹھا کر ہر تصویر کو گھورے ہی چلے جا رہے ہیں۔ میں سخت بد مزہ تھی۔

”اس سے تو اچھا تھا کہ ہم اپنے گھر میں لگی تمام پینٹنگز دیکھ لیتے‘ کچھ سمجھ میں تو آتی نا۔“

مانو کو یقیناً ”اب بھوک نے ستانا شروع کر دیا تھا۔

”تو تمہارا کیا خیال ہے‘ یہ سب جو تصویروں کو اتنی دلچسپی سے دیکھ رہے ہیں انہیں کچھ سمجھ میں آرہی ہے؟ میری جان! ان میں سے آدھے تو ہماری ہی طرح سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ تصویر الٹی لگی ہے کہ سیدھی۔“

فائقہ نے راز کھولا اسے اور مینا کو ہی بیٹھے بٹھائے گھر سے نکلنے کا یہ بہانہ سوجھا تھا اور مینا۔

میں نے اسے خالصتاً ”بھابیانہ“ جیلسی سے دیکھا۔

فیشن کے مطابق سلے نیوی بلیو شرٹ اور تنگ پائجامے کے ساتھ بڑا سا دوپٹہ لیے وہ بالکل آرٹسٹک انداز میں تیار ہو کے آئی تھی‘ اور ایسے انہماک سے ہر تصویر کا معائنہ کر رہی تھی کہ کیا ہی کسی ڈاکٹر نے اپنے مریض کا کیا ہو گا۔

”تم تو بس کرو‘ جتنی دفعہ تم نے یہ ساری تصویریں دیکھی ہیں‘ اتنی دفعہ تو ان کو بنانے والے نے بھی نہیں دیکھا ہو گا۔“ میں نے تنگ آکر اسے پکڑا۔

”شرم کرو‘ اب اگر فائقہ کے شوق کی خاطر آ ہی گئے ہیں تو کم از کم خود کو نالائق تو ظاہر نہ کریں۔“ وہ بڑی ادا سے بولی۔

”بکومت‘ اور چلو‘ تم نے کہا تھا کہ اگر دادو نے اجازت دے دی تو ہم ریڑھی سے گول گپے کھائیں گے۔“ (ہاہ‘ دیرینہ خواب) میرے منہ میں کہتے ہوئے پانی بھر آیا۔

”فکر مت کرو‘ گول گپے کھلائے بغیر تمہیں مرنے نہیں دوں گی۔“ زرمینہ نے دانت پیسے تو فائقہ نے تسلی دی۔

”اور بالفرض اگر مر بھی گئیں تو پوٹلی باندھ کے ساتھ کر دیں گے۔“

”مروتم کنواری بڈھیو۔“ مجھے غصہ آیا‘ مگر جگہ ایسی تھی کہ وہاں لعنتیں نہیں بھیج سکتی تھی‘ ورنہ میں ان دونوں کی طبیعت صاف کر دیتی۔ (ابھی عید والا واقعہ

مجھے بھولا نہ تھا۔)

"خدا کی پناہ! ایک بھی تصویر جو سمجھ میں آئی ہو۔"

چڑیا روہانسی ہو رہی تھی۔

"اور نہیں تو کیا۔ میں نے تو سوچا تھا کسی نے ایشوریا رائے کو پینٹ کیا ہوگا یا پھر ریتھک کو یا شاید جارج کلونی کو۔" ماہین نے حسرت سے کہا۔

"شاباش ہے تم پر، یعنی کہ بے شرمی کی حد ہے، پینٹ شدہ بندے دیکھو گی تم۔"

میں نے انہیں لتاڑا۔

"اوفوہ آپی! مطلب کہ ان کی پینٹنگز بنائی ہوں گی۔"

چڑیا نے تیوری چڑھائی، مگر دفعتاً" ہی میری نگاہ دور کھڑی مینا پر پڑی۔ اس کے پاس دو لڑکے کھڑے تھے، فائقہ کا کہیں اتا پتا نہیں تھا۔

اور مجھے پتا تھا کہ زرمینہ ان معاملات میں پھسڈی ہے، سو میں چیل کی طرح اس کی طرف لپکی۔

"جی مجھے عقاب کہتے ہیں۔"

گرے پینٹ والے نے بڑی شائستگی سے کہا۔

زرمینہ تو مجھے پتا تھا کہ اپنی لرزتی ٹانگیں ہی سنبھال رہی ہوگی۔ میں نے انہیں کڑے تیوروں سے دیکھا اور دھمکایا۔

"بہت خوب، ہماری مینا کو دیکھتے ہی آپ عقاب بن گئے، ذرا دھیان سے مسٹر! دادا جان کی تاریخی بندوق ملی ہے ہمیں ورثے میں۔"

"عقاب۔۔۔" وہ صدمے سے مجھے دیکھتے ہوئے بولا۔

"کاف سے۔۔۔ کعب کہا ہے میں نے، کعب تنویر نام ہے میرا۔"

"تو۔۔۔ ہم کیا کریں، اخبار میں تبدیلیٔ نام کا اشتہار دے دیں کیا؟" بقول فائقہ! میں تو اپنے گروپ کا غنڈہ تھی۔

"جی، میں عمران عباس ہوں، اور یہ سب پینٹنگز میری ہیں۔"

بلیک پینٹ والے نے جلدی سے کہا۔

"عمران عباس۔۔۔ ڈراموں والے؟" فائقہ نے گھور گھور کے اس کا جائزہ لیا، پھر صاف گوئی سے بولی۔

"وہ تو بڑا کیوٹ سا ہے۔"

"دیکھیں جی۔۔۔" وہ کھنکارا۔ "یہ میری تصویروں کی نمائش ہے۔"

"جھوٹ۔۔۔ آپی سو فیصد جھوٹ، ایک بھی تصویر میں یہ شخص کہیں نہیں ہے۔"

چڑیا کی تو جان ہوا ہونے لگی، یہ سوچ کر کہ کہیں وہ دونوں دہشت گرد ہی نہ ہوں، یا پھر اغوا کرنے والے۔

"ہو سکتا ہے کسی کونے میں ان کی بھی ایک آدھ چھوٹی سی تصویر لگی ہو۔"

ماہین نے اپنی عینک درست کرتے ہوئے دور اندیشی بلکہ کھلے دل کا مظاہرہ کیا۔

اب وہ دونوں لڑکے جانے کیوں بال نوچنے کی تیاریاں کر رہے تھے۔

"آپ لوگ سمجھ نہیں رہیں، یہ آرٹسٹ ہے اور یہاں موجود تمام پینٹنگز اس نے پینٹ کی ہیں۔"

کعب نے جلدی جلدی کہا تو سب کی "اوہ" مشترکہ تھی، میں نے مینا کی پسلی میں کہنی گھسیڑی۔

"یعنی ہم اسے "کافی" باذوق لگے ہیں۔"

مینا منمنا کے رہ گئی۔

"آپ تو اپنے گھر میں بھی خود پینٹ کرتے ہوں گے، دروازے، دیواریں، کتنا خرچہ بچ جاتا ہے نا؟"

فائقہ سخت متاثر تھی۔

"بالکل، فن ہو تو ایسا جو کسی کام بھی آئے۔" ماہین مدبری تو مجھے بھی خیال آیا۔

"آپ صرف اپنے ہی گھر میں پینٹ کرتے ہیں یا دوسروں کے گھروں میں بھی۔۔۔؟"

"یا اللہ۔۔۔" اس بندے نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھا، اور تقریباً" پاؤں پٹختا وہاں سے رخصت ہوا۔

"باخدا، آپ تو کسی کو بھی پاگل بنانے کی مکمل

صلاحیت رکھتی ہیں۔"

کعب تنویر تھا، اشارہ میری طرف تھا یا ہم سب کی طرف، مگر میں تو ہواؤں میں اڑنے لگی۔

"یعنی میں رومیا گل، کسی کو بھی اپنے حسن سے پاگل بنا سکتی ہوں۔"

"شکریہ۔۔۔" میں نے کسر نفسی کا مظاہرہ کیا۔

"آپ کزنز ہیں؟" وہ پوچھنے لگا، پھر جواب ملنے سے پہلے ہی مینا کی طرف اشارہ کیا۔

"یہ نہیں بولتیں کیا۔۔۔؟"

"یہ پوچھیں کیا کیا نہیں بولتیں۔۔۔ ابھی تو شاید منہ میں چھالا نہ بنا ہو، جو چپ ہے۔" میرے اندر کی بھابی انگڑائی لے کر بیدار ہوئی۔

"رومی۔۔۔" مینا نے مجھے آنکھیں دکھائیں۔

"یہ مینا ہے، یہ مانو، یہ چڑیا اور۔۔۔" میں نے شرافت کی جون میں آتے ہوئے مخصوص گھریلو انداز میں تعارف شروع کرایا تو وہ بوکھلا گیا۔

"آپ کے گھر میں صرف چڑیا طوطے ہی ہیں۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔ یہ مانو بھی ہے۔" میں نے مسکرا کر روانی سے کہا، پھر مطلب سمجھ میں آنے پر اسے گھورا۔

"اوکے۔۔۔ بس اب جنگ بند۔" وہ ہنستے ہوئے ہاتھ اٹھا کر بولا۔

"ہنستے ہوئے کتنا اچھا لگتا ہے نا؟" میں فائقہ کے کان میں منمنائی۔

"ذرا از میریٹ کو یاد کرو، تاکہ تمہیں یہ اچھا لگنا بند ہو۔" وہ دانت پیس کر بولی، تو میں نے ٹھنڈی آہ بھر کے صبر کر لیا۔

"آئیں نہ، وہاں عمران لائیو پینٹ کر رہا ہے، آپ کو دکھاتا ہوں۔" کعب نے آفر کی۔

"کس کو؟ زندہ پینٹ کر رہے ہیں؟" چڑیا متحیر تھی۔

"میرا مطلب ہے کہ سب کے سامنے پینٹ کر رہا ہے۔"

"اچھا، ہماری طرح باقی سب کو بھی یقین نہیں آیا ہوگا کہ یہ ساری پینٹنگز انہوں نے بنائی ہیں۔" مانو کھلکھلائی تو وہ گہری سانس بھر کے بولا۔ "آئیں چلیں۔"

اس کی چمکتی آنکھوں کو بار بار مینا پر ٹکتے پا کر مجھے کچھ شک سا ہو رہا تھا، سو ہال تک پہنچتے ہوئے میں اس کا سارا بائیو ڈیٹا معلوم کر چکی تھی، جو قابل تسلی و بھروسہ ہی تھا۔

"میں تو تجریدی آرٹ کا دیوانہ ہوں۔" وہ عمران کی طرف بڑھتے ہوئے بولا جو کچھ لوگوں کے ہجوم میں گھرا پینٹنگ کر رہا تھا۔

"وہ کون صاحب یا صاحبہ ہیں؟"

فائقہ نے اشتیاق سے پوچھا، جواب کی منتظر تو میں بھی تھی، مگر وہ طنزاً" بولا۔

"انہیں اسکول یا کالج نہیں بھیجا آپ نے؟"

جواباً" فائقہ نے اسے اپنے لمبے ناخن دکھائے تو زرمینہ نے اسے گھور کر دیکھا۔

"انگور کھٹے ہیں مینا بی بی!" فائقہ بھی بھانپ چکی تھی۔

"شکل سے تو بٹ ہی لگتا ہے۔" مینا نے تیقن بھری سرگوشی کی۔

"ہاں، مگر بندوق کا۔" یہ نوین تھی۔

"تمہارے ذوق سے بڑا متاثر ہے، اب منہ کھول کے یہ مت کہہ دینا کہ پینٹنگ کی الف بے کا نہیں پتا، بلکہ کہنا کہ میں بچوں کی ڈرائنگ بلکہ آرٹ ٹیچر ہوں۔"

مجھے تو اس نند گلی کے گند سے چھٹکارا قریب ہی دکھائی دے رہا تھا، سو میں نے اسے مشورے دیے۔

عمران عباس دو ایزل سامنے رکھے دونوں پر ہی خدا جانے الٹے سیدھے کیا اسٹروکس لگا رہا تھا، رنگوں کی بھرمار اور اللہ جانتا ہے جو ہم میں سے کسی کو بھی دونوں تصویریں جو سمجھ میں آ رہی ہوں، جبکہ وہاں موجود لوگ بڑی محویت سے اس کے اسٹروکس دیکھ رہے تھے۔

"واہ۔۔۔ کیا رنگوں کا امتزاج ہے۔" یہ مینا تھی۔

میں نے اسے گھورا، وہ بولی۔

"لوگ ہمیں بے وقوف سمجھ رہے ہیں، سب کی

سب یوں منہ پھاڑے دیکھ رہی ہو۔"

"میں تو سوچ رہی ہوں کہ آج ان کی ایک پینٹنگ تو ضرور ہی خریدوں' انہوں نے تو کمال ہی کر دیا۔"

زرمینہ نے بڑی ادا سے کہا۔

اب ہاتھ آیا رشتہ تو وہ بھی چھوڑنا نہیں چاہ رہی تھی نا' کعب تو بڑ خوش ہوا۔

"آپ کو بھی تجریدی آرٹ پسند ہے؟"

"جی۔۔۔"

اللہ۔۔۔! مینا کی شرمیلی مسکراہٹ۔

جی تو چاہا ابھی اس کے سارے کچے چٹھے کھول کے اس عقاب۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ کعب کے آگے رکھ دوں' مگر پھر خیال آیا کہ کہاں اس نند کو ساری عمر سر پہ بٹھائے رکھوں' اب ہم سب ان دونوں کے نئے نئے رومانس کا تماشا دیکھ رہے تھے۔

"ونڈر فل۔۔۔ تو پھر میں اپنی طرف سے آپ کو عمی کی ایک پینٹنگ گفٹ کرنا چاہوں گا۔"

"اف۔۔۔ آپ کی "امی" بھی پینٹنگ کرتی ہیں؟" مینا نے آنکھیں پٹپٹائیں' ہم بھی متاثر ہوئے' کیا آرٹسٹوں کا خاندان ہے۔

"امی نہیں عمی' عمران کی بات کر رہا ہوں۔"

وہ خود بھی گڑبڑا گیا' پھر زرمینہ سے پوچھنے لگا۔

"کون سی پینٹنگ پسند آئی ہے آپ کو۔۔۔؟"

زرمینہ نے بڑی ادا سے دوپٹے کا کونا انگلی پر لپیٹا۔

"یہی' جو نئی بن رہی ہے۔"

"ادا میں دیکھو کم بخت کی' لگ رہا ہے لڑکے پھنسانے میں پی ایچ ڈی کیا ہوا ہے۔"

فائقہ کا دل جل کر کباب ہوا جا رہا تھا۔

"فنٹاسٹک' اتنا مشکل تھیم ۔۔۔ یہ والی پینٹنگ پسند آئی ہے آپ کو؟"

وہ خوش تھا' اس نے اشارہ کیا' جہاں عمران اب پینٹنگ مکمل کر چکا تھا۔

"یہ نہیں۔۔۔ وہ والی' جس میں زیادہ کلرز ہیں۔" مینا نے شرما کر دوسرے ایزل کی طرف اشارہ کیا۔

"وہ۔۔۔" کعب نے دوسری تصویر کی طرف اشارہ کیا تو مجھے اس کی آنکھوں میں بے یقینی دکھائی دی۔

"اگر بہت مہنگی ہے تو رہنے دیں' مجھے تو بس ا[illegible] تھیم بہت یونیک سا لگا تھا تو۔۔۔"

زرمینہ نے نزاکت سے کہا۔ مجھے لگا جیسے ک[illegible] نے اپنی ہنسی بمشکل روکی ہو۔

"او کے۔۔۔" وہ ہمیں لیے عمران کی طرف بڑھا۔

"بھئی تمہارے آرٹ کے اصل قدر دان تو ا[illegible] ہیں' انہیں تمہاری تازہ ترین پینٹنگ اس قدر پسند [illegible] ہے کہ ابھی کے ابھی لینا چاہ رہی ہیں۔"

"اچھا۔۔۔ کون سی بھلا۔۔۔؟" اس نے باچھیں کھلائیں' تو ہم سب نے زرمینہ کی پسند کردہ پینٹنگ کی طرف مشترکہ اشارہ کیا۔

اب کی بار جھٹکا پینٹر بابو کو لگا۔

اس غریب نے کب سوچا ہو گا کہ اس کی ایک بھی تصویر بکے گی' اور ہم نے بھی اگر اس کعب تو بڑ کو زرمینہ بی بی کے جال میں پھانسنے کو ہی یہ ہمت کی تھی ورنہ تو وہ گھنٹوں سے نیلے پیلے رنگ دیکھ دیکھ کے اب یرقان ہونے ہی والا تھا۔

"یہ تصویر چاہیے آپ کو۔۔۔؟" وہ بے یقین تھا۔

"ہمت رکھیں عمران صاحب! آپ اتنے برے آرٹسٹ بھی نہیں' ایک دن آئے گا' جب دنیا آپ کے فن کو پہچان لے گی۔" میں تقریر جھاڑی۔

"ہماری طرح۔۔۔" فائقہ نے جملہ اچکا۔

"بالکل' بالکل۔۔۔" کعب نے دانت چمکائے تھے۔

"مگر پینٹنگ تو یہ ہے۔" عمران روہانسا ہو کر اپنے سامنے دھرے ایزل کی طرف اشارہ کر کے بولا۔

"تو وہ کیا ہے جو زرمینہ نے پسند کیا ہے؟" میں چ[illegible] کر پوچھنے لگی۔

"اس پر تو میں اپنا برش صاف کرتا ہوں' رف پیپر ہے وہ۔"

وہ احتجاجاً بولا۔

کعب کا زوردار قہقہہ' ہم سب کے لال منہ اور کانوں سے نکلتا دھواں۔

باقی آپ خود سمجھ دار ہیں۔